لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا
عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ
يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ
21 ع 11 1 وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ ع يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ
عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ
الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا
لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾

(148) اللہ تعالیٰ بری بات کا علانیہ اظہار کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ اسے سخت ناپسند کرتا اور اس پر وعید سناتا ہے لیکن مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ ظالم کی شکایت کرنے، اس کے لیے بددعا کرنے اور اس کی بات کے برابر بدلہ دینے کے لیے اس کی بری بات کا علانیہ اظہار کرے، لیکن مظلوم کا صبر کرنا برائی کا چرچا کرنے سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال کو خوب سننے والا اور تمھاری نیتوں کو خوب جاننے والا ہے، لہٰذا بری بات یا برے ارادے سے بچو۔

(149) اگر تم قولی یا فعلی کوئی نیکی علانیہ کرو یا اسے چھپاؤ یا اس سے درگزر کرو جس نے تمھارے ساتھ برا سلوک کیا ہے تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا، پوری طرح قادر ہے، لہٰذا معاف کرنا تمھارے اخلاق کا حصہ ہونا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں معاف کرے۔

(150) بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں کہ اللہ پر ایمان رکھیں اور اس کے رسولوں کی تکذیب کریں اور وہ کہتے ہیں: ہم کچھ رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ رسولوں کو نہیں مانتے اور وہ چاہتے ہیں کہ کفر و ایمان کے درمیان کوئی ایسی راہ اختیار کریں جو ان کے وہم و گمان کے مطابق انھیں نجات دلائے گی۔

(151) جو لوگ اس راہ پر چل رہے ہیں وہ پکے کافر ہیں کیونکہ جس نے سارے رسولوں کو یا ان میں سے بعض کو جھٹلایا، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں سے کفر کیا۔ اور ہم نے کافروں کے لیے قیامت کے دن ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ لانے کے تکبر کی سزا ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی سزا کا ذکر کیا تو اس کے بعد ایمان والوں کی جزا کا ذکر بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(152) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کی توحید کا اقرار کیا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا اور اس کے تمام رسولوں کو سچا جانا اور کافروں کی طرح ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہ کیا بلکہ سب پر ایمان لائے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اس ایمان کی بدولت صادر ہونے والے نیک اعمال کے صلے میں عنقریب اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (153) اے رسول (ﷺ)! یہ یہود آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ ان پر ایک ہی دفعہ آسمان سے اکٹھی کتاب اتاریں جیسے موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے تو وہ آپ کی صداقت کی دلیل ہوگی۔ آپ ان کے اس مطالبے کو انوکھا نہ سمجھیں۔ ان کے بڑے تو موسیٰ علیہ السلام سے ان کے اس سوال سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں جب انھوں نے کہا کہ ہمیں اللہ سامنے دکھاؤ۔ ہم اپنی آنکھوں سے نظارہ کرنا چاہتے ہیں، پھر اس مطالبے کی سزا کے طور پر انھیں کڑاکے کی بجلی سے مار دیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کیا، بعد ازاں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی ربوبیت اور الوہیت کی یکتائی کے واضح دلائل آجانے کے باوجود اللہ کو چھوڑ کر بچھڑے کی پوجا شروع کر دی، پھر بھی ہم نے ان سے درگزر کیا۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے خلاف واضح حجت عطا کی تھی۔ (154) ہم نے یہودیوں سے پختہ عہد لینے کے لیے ان کے سروں پر پہاڑ لا کھڑا کیا تاکہ وہ ڈر کر اس عہد کا اقرار کر کے اس کے مندرجات کو مان لیں۔ پہاڑ ان کے سروں پر لا کھڑا کرنے کے بعد ہم نے انھیں حکم دیا: بیت المقدس کے دروازے سے سروں کو جھکائے ہوئے سجدے کی حالت میں داخل ہو جاؤ مگر وہ اپنے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے۔ ہم نے ان سے کہا: ہفتے کے دن شکار کرنے کی جسارت کر کے زیادتی نہ کرو لیکن انھوں نے حد سے تجاوز کیا اور شکار سے باز نہ آئے اور ہم نے ان سے سخت سے سخت قول و قرار لیے لیکن انھوں نے اپنا ہر قول و قرار توڑ دیا۔

فوائد: ❀ مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم اور ظالم کی روداد کسی ایسے شخص کے سامنے بیان کرے جس سے امید ہو کہ وہ اس کا حق لے کر دے گا، خواہ اس کی ان باتوں سے ظالم کو تکلیف ہو۔

❀ مظلوم کو بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دینے پر ابھارا گیا ہے جیسا کہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کو سزا دینے کی قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دیتا ہے۔

❀ رسولوں کے درمیان اس طرح کی تقسیم جائز نہیں کہ بعض پر ایمان لایا جائے اور بعض کا انکار کر دیا جائے بلکہ تمام رسولوں پر ایمان لانا فرض ہے۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا
عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ
الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ
22 ع 10 2 الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع

(155) ان کے پختہ عہد و پیمان توڑنے، اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے اور انبیاء علیہم السلام کو دیدہ دلیری سے قتل کرنے کی وجہ سے ہم نے انھیں اپنی رحمت سے دور دھتکار دیا۔ ان کا محمد رسول اللہ ﷺ سے یہ کہنا بھی رحمتِ الٰہی سے محرومی کا سبب بنا کہ ہمارے دل پردے میں ہیں، لہٰذا آپ کی بات ہمارے اوپر اثر انداز نہیں ہوتی، حالانکہ معاملہ ایسا نہیں جیسا انھوں نے کہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور کوئی خیر کی بات وہاں تک نہیں جا سکتی، چنانچہ وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر معمولی ایمان جو ان کے لیے نفع بخش نہ ہوگا۔

(156) اور ہم نے ان کے کفر اور سیدہ مریم علیہا السلام پر بدکاری کی جھوٹی تہمت اور بہتان لگانے کی وجہ سے بھی انھیں اپنی رحمت سے دور دھتکار دیا۔

(157) اور ہم نے ان کے اس جھوٹے قول کی وجہ سے بھی ان پر لعنت کی جو انھوں نے بڑے فخر سے بیان کیا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، حالانکہ انھوں نے قتل کیا نہ انھیں سولی پر چڑھایا جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے، بلکہ انھوں نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا جسے عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا، چنانچہ انھوں نے گمان کیا کہ مقتول عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ یہود میں سے جن لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا دعویٰ کیا اور جن عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے سپرد کرنے کا دعویٰ کیا، دونوں گروہ ہی ان کے معاملے میں شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس کا علم نہیں ہے، وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور گمان حق کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔

(158) بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی سازش سے نجات دی اور جسم و روح سمیت اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں سب پر غالب ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے فیصلے، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔

(159) آخری زمانے میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اور ان کی وفات سے پہلے اس وقت موجود تمام اہلِ کتاب بہر حال ان پر ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام ان کے اعمال کے متعلق گواہی دیں گے کہ کون سا عمل شریعت کے مطابق تھا اور کون سا مخالف۔ (160) ہم نے یہود کے ظلم کی وجہ سے کھانے والی بعض پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو ان کے لیے ابتدا میں حلال تھیں، چنانچہ ہم نے ان پر ہر ناخن والا جانور حرام قرار دیا۔ گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کر دی سوائے اس چربی کے جو ان کی پشتوں پر ہو۔ اس کا ایک سبب ان کا خود کو اور دوسرے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا تھا، اور اس معاملے میں وہ اس قدر آگے بڑھے کہ خیر سے روکنا ان کی خاص نشانی اور پہچان بن گیا۔ (161) اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود ان کے سودی لین دین کرنے اور لوگوں کا مال ناحق طریقے سے بٹورنے کے سبب بھی ہم نے کھانے کی پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دیں۔ ہم نے ان میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی بری صفات کا ذکر کیا تو ان کے اہلِ ایمان کا تذکرہ بھی ساتھ ہی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(162) لیکن اے رسول (ﷺ)! یہود میں سے پختہ علم رکھنے والے اور صحیح دین پر قائم اہلِ ایمان اس کی تصدیق کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی صورت میں آپ پر نازل کیا اور آپ سے پہلے رسولوں پر نازل ہونے والی کتابوں، جیسے تورات اور انجیل کی بھی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور قیامت کے دن کو بھی سچا مانتے ہیں۔ ایسی صفات کے حامل لوگوں کو ہم ضرور عظیم ثواب عطا کریں گے۔

فوائد: ❀ کفر کا انجام دلوں پر مہر لگ جانا ہے اور دلوں پر مہر لگ جانے سے دل فہم و فراست سے محروم ہو جاتے ہیں۔

❀ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام سے یہود کی عداوت کا بیان، یہاں تک کہ وہ ان کے قتل کرنے کے مرحلے تک پہنچ گئے تھے۔

❀ عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیے جانے کے معاملے میں عیسائیوں کی جہالت اور حیرانی اور محض فاسد گمانوں پر اپنے عقیدے کی عمارت کھڑی کرنا۔

❀ علم کی فضیلت کا بیان۔ بلاشبہ اہلِ کتاب میں سے بعض پختہ کار اہلِ علم تھے اور ان کا یہی علم نبی محمد ﷺ پر ایمان لانے کا باعث بنا۔

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ
وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسٰى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ
قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى
تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ
طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ
مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾

(163) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی جس طرح آپ سے پہلے رسولوں کی طرف کی۔ آپ رسولوں میں سے کوئی انوکھے رسول نہیں ہیں۔ یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی اور ان انبیاء کی طرف بھی جو ان کے بعد آئے۔ ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کی طرف وحی کی اور یعقوب بن اسحاق علیہما السلام اور ان کے اسباط (اولاد) کی طرف وحی کی۔ (اسباط سے مراد وہ انبیاء ہیں جو یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کی نسبت سے بننے والے بنی اسرائیل کے بارہ قبائل میں آئے۔) اسی طرح ہم نے عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داود علیہ السلام کو کتاب، یعنی زبور عطا کی۔

(164) ہم نے کئی رسول بھیجے جن کے واقعات سے قرآن میں ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا اور دوسرے کئی رسول ایسے بھیجے جن کا تذکرہ ہم نے قرآن میں آپ سے نہیں کیا اور ہم نے کسی حکمت کے تحت اس میں ان کا ذکر چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے براہِ راست نبوت کے متعلق اپنے شایانِ شان خوب کلام فرمایا۔ یہ کلام حقیقت پر مبنی تھا جس سے مقصود موسیٰ علیہ السلام کی عزت افزائی تھی۔

(165) ہم نے ان رسولوں کو اللہ پر ایمان لانے والوں کو باعزت بدلے کی خوشخبری سنانے والے بنا کر اور کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب سے ڈرانے والے بنا کر بھیجا تاکہ رسولوں کی بعثت کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کو الزام دینے کا کوئی عذر اور بہانہ نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں سب پر غالب اور اس کے فیصلے کمال حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(166) اے نبی (ﷺ)! اگر یہود آپ کے ساتھ کفر کرتے ہیں تو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا اور آپ کی تصدیق کرتا ہے کہ جو قرآن آپ کی طرف اتارا گیا ہے، وہ برحق ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ علم اتارا ہے جس سے وہ اپنے بندوں کو آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی پسند اور ناپسند دونوں سے آگاہ کر دیا ہے۔ اللہ کی اس گواہی کے ساتھ ساتھ فرشتے بھی اس کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں جو کچھ آپ لائے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہی بطور گواہ کافی ہے۔ اس کی گواہی کسی بھی دوسرے کی گواہی سے کفایت کرنے والی ہے۔ (167) بلاشبہ جن لوگوں نے آپ کی نبوت کا انکار کیا اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکا، وہ حق سے بہت دور جا چکے ہیں۔

(168) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا اور کفر پر قائم رہ کر اپنی جانوں پر ظلم کیا، جب تک وہ اپنے کفر پر اڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نہ بخشے گا اور نہ ایسی راہ دکھائے گا جو انھیں اللہ کے عذاب سے نجات دے سکے۔ (169) سوائے اس راہ کے جو انھیں جہنم میں داخل کر دے اور انھیں وہاں کا مستقل باسی بنا دے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے، جس سے اُسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(170) اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس اللہ کے رسول محمد ﷺ اللہ کی طرف سے ہدایت اور دین حق لے کر آ گئے ہیں، لہٰذا جو دین وہ تمھارے پاس لائے ہیں، اس پر ایمان لاؤ، اس میں تمھاری دنیا و آخرت کا بھلا ہے۔ اگر تم اللہ کے ساتھ کفر کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان سے بے پروا ہے اور تمھارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔ اسی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اس پر بھی اسی کی حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے کہ ہدایت کا مستحق کون ہے، لہٰذا اس کی راہ اس کے لیے آسان کر دیتا ہے، اور وہ جاننے والا ہے کہ کون اس کا اہل نہیں، اس کے لیے ہدایت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال اور اپنی شریعت و تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ سیدنا نوح علیہ السلام، سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے علاوہ ان کی اولادوں میں نبوت و رسالت کا سلسلہ ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء علیہم السلام میں سے بعض کے نام ذکر کیے ہیں اور بعض کے نہیں کیے جس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے صفت کلام کا اثبات کیا ہے۔ یہ صفت اللہ کے لیے اسی طرح ثابت ہے جس طرح اس کی شان اور جلال کے لائق ہے۔ یقیناً اس نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی محمد ﷺ کو یہ بیان کر کے تسلی دینا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دعوائے نبوت کی سچائی کی گواہی دیتا ہے اور اسی طرح فرشتے بھی آپ کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ
اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ڟ وَلَا
تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ
سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ
يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ
يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ
مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ ۭ

23 ع 9 3

(171) اے نبی (ﷺ)! انجیل کے پیروکار عیسائیوں سے کہہ دیں: اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف ناحق بات منسوب نہ کرو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم بس اللہ کے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے حق دے کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے کلمہ سے پیدا کیا جسے اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دے کر مریم علیہا السلام کی طرف بھیجا۔ وہ کلمہ تھا ''کُنْ'' ...... ہو جا ...... تو وہ ہو گئے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک پھونک تھی جو جبریل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے ماری۔ پس اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر بلاتفریق ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ اِلٰہ تین ہیں۔ اس جھوٹے اور غلط بول کی تکرار چھوڑ دو۔ اسے چھوڑ دینے ہی میں تمھاری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے۔ وہ شریک اور اولاد سے پاک ہے۔ وہ بے پروا ہے۔ آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب میں صرف اسی کا اقتدار ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اسے قائم رکھنے اور اس کے انتظام و انصرام کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

(172) عیسیٰ ابن مریم کو اللہ کا بندہ ہونے میں ہرگز کوئی عار اور انکار نہیں اور نہ اللہ کے ان فرشتوں کو اللہ کا بندہ کہلوانے میں کوئی عار ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب نصیب کر کے بلند قدر و منزلت عطا کی ہے۔ پھر تم عیسیٰ علیہ السلام کو کیسے معبود بناتے ہو؟ اور مشرکین اللہ کے فرشتوں کو کس طرح معبود قرار دیتے ہیں؟ جو شخص اللہ کی عبادت سے عار محسوس کرے اور خود کو اس سے برتر سمجھے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو قیامت کے دن اپنے پاس جمع کرے گا اور ہر ایک کو اس کے حقدار ہونے کے مطابق بدلہ دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ وہ سب کو اپنے پاس جمع کرے گا تو اس نے اپنے اس فرمان میں ان کی جزا کی تفصیل بھی بیان کر دی:

(173) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور اخلاص سے شریعت کے مطابق نیک اعمال کیے تو اللہ تعالیٰ جلد بغیر کسی کمی کے انھیں ان کے اعمال کا ثواب دے گا اور اپنے فضل و احسان سے مزید نوازش بھی فرمائے گا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں عار سمجھی اور خود کو تکبر کرتے ہوئے برتر سمجھا تو وہ انھیں دردناک عذاب دے گا۔ وہ لوگ اللہ کے سوا کسی کو اپنا حامی نہیں پائیں گے جو انھیں نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی اپنا مددگار پائیں گے جو ان سے مصیبت اور تکلیف دور کر سکے۔ (174) اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کی صورت میں واضح حجت آ چکی ہے جو عذر ختم اور شبہ زائل کر رہی ہے اور ہم نے تمھاری طرف واضح اور صاف روشنی اتاری ہے اور وہ یہ قرآن ہے۔

(175) پھر جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اپنے نبی ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کو مضبوطی سے تھام لیا تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتے ہوئے انھیں ضرور جنت میں داخل کرے گا اور مزید ثواب اور درجات کی بلندی بھی عطا فرمائے گا۔ انھیں ایسے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے گا جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں اور یہی راستہ ہمیشہ کی جنتوں تک پہنچانے والا ہے۔

فوائد: ❀ اس بات کا بیان کہ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ انسان ہیں اور گمراہ عیسائیوں نے ان دونوں کے بارے میں غلو سے کام لیا اور انھیں بشریت کے دائرے ہی سے نکال دیا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے تثلیث (تین معبود ہونے) کے قائل عیسائیوں کے شرک کی تردید کی ہے اور اپنی ذات کو ہر قسم کے شریک، شبیہ (مثال) اور رشتہ داری سے پاک قرار دیا ہے، نیز اس بات کی تفصیل بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات اور اسماء میں واحد اور لاشریک ہے۔

❀ اس بات کا اثبات کہ عیسیٰ علیہ السلام اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عبودیت کا اعتراف کرنے اور اس کے حکموں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے سے تکبر نہیں کرتے۔ جب وہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو انھیں اِلٰہ کے درجے تک لے جانا کیسے جائز ہے؟

❀ دینِ اسلام میں کئی ایسی عقلی دلیلیں موجود ہیں جو شبہات دور کر دیتی ہیں اور یہ دین ایسا نور اور ہدایت ہے جو شہوات (نفسانی خواہشات) اور بے چینی ختم کرتی ہے۔

يستفتونك قل الله يفتيكم في الكللة ان امرؤا هلك
ليس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترك وهو يرثها
ان لم يكن لها ولد فان كانتا اثنتين فلهما الثلثن مما
ترك وان كانوا اخوة رجالا ونساء فللذكر مثل حظ
الانثيين يبين الله لكم ان تضلوا والله بكل شيء عليم ﴿١٧٦﴾

ع 24 / 5 / 4

سورة المائدة مدنية وهي مائة وعشرون اية وستة عشر ركوعا

بسم الله الرحمن الرحيم

يايها الذين امنوا اوفوا بالعقود احلت لكم بهيمة
الانعام الا ما يتلى عليكم غير محلي الصيد وانتم حرم ان الله
يحكم ما يريد ﴿١﴾ يايها الذين امنوا لا تحلوا شعائر الله ولا
الشهر الحرام ولا الهدي ولا القلائد ولا امين البيت الحرام
يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا واذا حللتم فاصطادوا
ولا يجرمنكم شنان قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام ان
تعتدوا وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم
والعدوان واتقوا الله ان الله شديد العقاب ﴿٢﴾

المنزل الثاني (2) — وقف لازم — الربع

(176) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ انھیں کلالہ کی میراث کے بارے میں فتویٰ دیں۔ کلالہ سے مراد مرنے والا ایسا مرد یا عورت ہے جس کا باپ ہو نہ اولاد۔ ان سے کہیں کہ اللہ اس کی وضاحت میں یہ حکم دیتا ہے: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا باپ اور اولاد نہ ہو اور اس کی ایک حقیقی یا علّاتی (باپ کی طرف سے) بہن ہو تو اسے اس کا مقررہ حصہ کل مال کا آدھا ($\frac{1}{2}$) ملے گا۔ اگر فوت ہونے والے کا وارث صرف اس کا حقیقی یا علّاتی بھائی ہے اور اس کے ساتھ کوئی صاحبِ فرض (مقرر حصے والا) نہیں ہے تو سارا ترکہ بطور عصبہ بھائی کو ملے گا۔ اگر کوئی صاحبِ فرض موجود ہے تو اس کا مقررہ حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ بھائی کا ہوگا۔ اگر کسی مرنے والے آدمی کی صرف دو یا دو سے زیادہ حقیقی یا علّاتی بہنیں ہیں تو انھیں دو تہائی ($\frac{2}{3}$) حصہ ملے گا اور یہ بطور فرض ہوگا۔ اگر مرنے والے کے حقیقی یا علّاتی بھائی بہن دونوں ہوں تو وہ بطور عَصَبہ پوری جائداد کے وارث ہوں گے اور آپس میں معروف قاعدے ”مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے“ کے مطابق تقسیم کریں گے اور مرد کا حصہ عورت کے حصے سے دوگنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے کلالہ وغیرہ کے احکام اس لیے وضاحت سے بیان کر دیے ہیں تا کہ تم ان کے معاملے میں ٹھوکر نہ کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے اور اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔

سورۃ المائدہ مدنی ہے

سورت کے مقاصد: معاہدے پورے کرنے کا حکم اور اہلِ کتاب کی طرح ان کو توڑنے سے خبردار کرنا۔

تفسیر: (1) اے ایمان والو! وہ تمام معاہدے پورے کرو جو تمھارے اور تمھارے خالق کے درمیان ہیں اور اسی طرح تمھارے جو معاہدے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہیں، وہ بھی پورے کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے اپنی خاص رحمت سے چوپائے جانور (اونٹ، گائے اور بکری) حلال کیے ہیں، سوائے ان کے جن کی حرمت کا تمھیں بتا دیا گیا ہے۔ اسی طرح حج اور عمرے کے احرام کی حالت میں خشکی کے شکار بھی تم پر حرام قرار دیے گئے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق حلال و حرام کے جو فیصلے چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا ہے نہ اس کے فیصلے پر کسی کو اعتراض کا حق حاصل ہے۔

(2) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جن حرمت والی چیزوں کی تعظیم کا تمھیں حکم دیا ہے، تم ان کی حرمتوں کو پامال نہ کرو۔ حالتِ احرام میں جن چیزوں کے قریب جانے سے روکا گیا ہے، ان سے رک جاؤ، جیسے سلا ہوا لباس اور حرم کی دیگر ممنوعات جیسے شکار وغیرہ۔ اور حرمت والے مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) میں لڑائی کو حلال نہ سمجھو۔ اسی طرح جو چوپائے بطور ہَدی (قربانی) بیت اللہ کی طرف بھیجے جاتے ہیں تا کہ وہاں ذبح کیے جائیں، انھیں غصب کر کے یا بیت اللہ جانے سے روک کر اپنے لیے حلال نہ سمجھ لو۔ اسی طرح ان چوپایوں کو بھی حلال نہ سمجھو جنھیں نشانی کے طور پر اون وغیرہ کے ہار پہنائے گئے ہوں کہ یہ بیت اللہ کی قربانی ہے۔ تم اللہ کے حرمت والے گھر کا قصد کرنے والوں کو بھی نہ لوٹو جو تجارتی نفع اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ جب تم حج اور عمرے کے احرام سے آزاد ہو جاؤ اور حدودِ حرم سے نکل آؤ تو پھر چاہو تو شکار کر لو۔ کسی قوم کا بغض کہ انھوں نے تمھیں مسجد الحرام سے روکا، تمھیں ظلم کرنے اور عدل و انصاف کا دامن چھوڑنے پر آمادہ نہ کرے۔ اے مومنو! تمھیں جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے، ان میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ نافرمانی کے کاموں میں، جن کا مرتکب گناہ گار ہوتا ہے، اور لوگوں کے خونوں، مالوں اور عزتوں میں ظلم و زیادتی کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت لازم پکڑتے ہوئے اور اس کی معصیت و نافرمانی سے دور ہوتے ہوئے اس سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان کو سخت سزا دینے والا ہے، لہٰذا اس کی سزا اور پکڑ سے ڈرو۔

فوائد: ❀ میراث کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ نے تمام وارثوں کے تمام احوال کا لحاظ رکھ کر ان پر مہربانی کی ہے۔ ❀ چوپایوں کے حوالے سے اصل قاعدہ یہ ہے کہ وہ سارے حلال ہیں سوائے ان کے جو کسی مخصوص دلیل کی بنا پر حرام ہوں، یا حج اور عمرے کے احرام کے دوران میں بطور شکار حرام ہیں۔ ❀ درج ذیل محرمات (حرام اعمال) کو حلال کرنے کی ممانعت: ❀ احرام کی پابندیاں ❀ حرم میں شکار کرنا ❀ حرمت والے مہینوں میں لڑائی کرنا ❀ ہَدی (قربانی جو مکہ بھیجی جائے) کو زبردستی چھین لینا وغیرہ ❀ ہدی کو اس کی ذبح کی جگہ نہ پہنچنے دینا۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ
اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ
اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا
بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ
مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾
اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ
لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٥﴾ ع 1 5

(3) اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے وہ جانور حرام کر دیا ہے جو ذبح کیے بغیر مر جائے۔ اسی طرح بہایا ہوا خون، خنزیر کا گوشت، وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، جو کسی چوٹ لگنے سے مر جائے، جو کسی اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو، جو کسی دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے شیر، چیتے اور بھیڑیے جیسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو، سب تم پر حرام ہیں۔ ہاں، ان مذکورہ جانوروں میں سے جسے تم زندہ حالت میں پاؤ اور پھر ذبح کر لو تو وہ تمھارے لیے حلال ہے۔ تم پر وہ جانور بھی حرام ہے جسے بتوں کی خاطر ذبح کیا جائے۔ تمھاری جس قسمت کو غیب کے پردوں میں چھپا کر رکھا گیا ہے، اسے تیروں کے ذریعے سے تلاش کرنا بھی تمھارے اوپر حرام ہے۔ اس سے مراد وہ تیر اور پتھر ہیں جن میں ایک پر لکھا ہوتا: اِفْعَل (یہ کام کر) اور دوسرے پر لکھا ہوتا: لَا تَفْعَل (یہ کام نہ کر)۔ جو بھی تیر یا پتھر نکلتا، اس کے مطابق عمل کیا جاتا۔ مذکورہ بالا محرمات کا ارتکاب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے دائرے سے نکلنا ہے۔ آج کافر اس بات سے مایوس ہو چکے ہیں کہ تم دین اسلام چھوڑ کر ارتداد کی راہ اختیار کرو گے کیونکہ انھیں اسلام کی قوت کا اندازہ ہو چکا ہے، لہٰذا ان سے نہ ڈرو اور مجھ اکیلے سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین جو اسلام ہے، مکمل کر دیا ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین چنا ہے، لہٰذا اس کے علاوہ میں کوئی دین قبول نہیں کروں گا۔ جو کوئی شدید بھوک کے باعث مردار کھانے پر مجبور ہو گیا جبکہ اس کا میلان اور جھکاؤ گناہ کی طرف نہ ہو تو اسے مردار کھانے کا گناہ نہیں ہو گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن کا کھانا حرام ہے تو ساتھ ہی ان چیزوں کا ذکر کر دیا جن کا کھانا مباح اور جائز ہے۔

(4) اے رسول ﷺ! آپ کے صحابہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کیا کھانا حلال کیا ہے؟ آپ انھیں بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے کھانے والی چیزوں میں سے پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں، اور وہ چیزیں بھی جنھیں کچلی والے سدھائے ہوئے درندے، جیسے کتے اور چیتے اور پنجوں والے جانور، جیسے شکرے شکار کریں، جبکہ تم نے انھیں شکار کرنا سکھا رکھا ہو اور جو آداب اللہ تعالیٰ نے تمھیں سکھائے ہیں، اُن کی تعلیم انھیں دے رکھی ہو، اس طرح کہ جب انھیں کوئی حکم دیا جائے تو اس کی تعمیل کریں اور جب کسی کام سے روکا جائے تو رک جائیں۔ پس درندے یا پرندے جو شکار پکڑیں، وہ تمھارے لیے حلال ہے، خواہ وہ اسے دورانِ شکار مار ہی دیں۔ ان کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے احکام کی تعمیل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعمال کا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(5) آج اللہ تعالیٰ نے تمام خوش ذائقہ اور لذیذ چیزیں تمھارے لیے حلال کر دی ہیں۔ اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کے ذبیحے بھی تمھارے لیے حلال ہیں اور تمھارے ذبیحے ان کے لیے حلال ہیں۔ تمھارے لیے پاک دامن مومن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ کی آزاد اور پاک دامن عورتوں سے نکاح بھی حلال ہے بشرطیکہ تم نے ان کے حق مہر انھیں ادا کیے ہوں اور تم بے حیائی کے ارتکاب سے بچ کر پاک دامنی اختیار کرنے والے ہو، خفیہ طریقے سے عشق کر کے ان سے زنا کا ارتکاب کرنے والے نہ ہو۔ جو شخص اس شریعت کے ساتھ کفر کرے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے احکام کی صورت میں مقرر کی ہے تو اس کا عمل برباد ہو گیا کیونکہ اس کے پاس تو عمل کے قبول ہونے کی بنیادی شرط ایمان ہی نہیں اور وہ قیامت کے دن ہمیشہ کے لیے آگ میں داخل ہو کر خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

فوائد: ❀ ذبح کے بغیر از خود مرنے والے جانور، بہتے خون اور سور کا گوشت حرام ہے۔ اس کے علاوہ وہ جانور جسے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا گیا ہو، نیز جو گلا گھٹنے سے، چوٹ لگنے سے، بلندی سے گر کر، دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے یا وحشی جانور کے چیرنے پھاڑنے سے مرا ہو، وہ بھی حرام ہے، البتہ ان میں سے جو زندہ حالت میں پایا گیا اور ذبح کر لیا گیا، اس کا کھانا حلال ہو گا۔ ❀ ہر کچلی والے یا پنجے والے اس درندے یا پرندے کا کیا ہوا شکار حلال ہے جسے سدھایا گیا اور تربیت دی گئی ہو۔ ❀ اہلِ کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز ہے، اسی طرح اہلِ کتاب کی پاک دامن آزاد عورتوں سے شادی کرنا بھی جائز ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا
وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا
طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ
لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاذْكُرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ
قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ
شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى
اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾

(6) اے ایمان والو! جب تم نماز ادا کرنے کے لیے اٹھنے کا ارادہ کرو اور تمھارا وضو نہ ہو تو وضو کرلو۔ اس کے لیے اپنے چہرے اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو۔ ٹخنوں سے مراد وہ ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں جو پنڈلی اور پاؤں کے جوڑ کے پاس ہوتی ہیں۔ اگر تمھیں حدث اکبر لاحق ہو، یعنی جنابت کی وجہ سے غسل فرض ہو تو پھر غسل کرلو۔ اگر تمھیں کوئی ایسا مرض لاحق ہے کہ پانی کے استعمال سے بیماری بڑھنے یا شفایاب ہونے میں تاخیر کا ڈر ہے یا تم حالتِ صحت میں مسافر ہو یا تم قضائے حاجت وغیرہ کی وجہ سے بے وضو ہو جاؤ یا بیوی سے مجامعت کی وجہ سے حدث اکبر لاحق ہے، اور تلاش کے باوجود تمھیں وضو یا غسل کے لیے پانی نہیں ملا تو تم پاک مٹی پر تیمم کی نیت سے اپنے ہاتھ مارو اور پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے حوالے سے تمھیں کسی تنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا کہ تم پر پانی کا استعمال ضروری قرار دے جو تمھیں نقصان پہنچانے والا ہو، اس لیے اس نے بیماری یا پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کا متبادل حل بتا دیا تاکہ وہ تم پر اپنے انعامات کی تکمیل کرے اور تم اللہ کی نعمتوں پر اس کے شکر گزار بنو اور ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو۔

(7) اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت دینے کا جو انعام تم پر کیا ہے، اسے یاد کرو اور اس عہد کو بھی یاد رکھو جس کا تم نے نبی ﷺ کی بیعت کرتے وقت اقرار کیا تھا کہ ہم دل کی آمادگی اور طبعی ناگواری میں بھی آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ تم نے کہا تھا: ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کی اطاعت کی۔ اللہ کے احکام مان کر، جن میں یہ معاہدے بھی ہیں، اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں کے سارے راز خوب جاننے والا ہے اور اس میں سے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔

(8) اے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے واجب حقوق کی ادائیگی پر کاربند ہو جاؤ۔ عدل وانصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو، جس میں ناانصافی اور ظلم نہ ہو اور کسی قوم کی دشمنی تمھیں عدل وانصاف کا دامن چھوڑنے پر آمادہ نہ کرے۔ دوست دشمن سب کے ساتھ عدل مطلوب ہے، اس لیے دونوں کے ساتھ عدل کرو۔ عدل اللہ تعالیٰ کے خوف کے زیادہ قریب ہے۔ ناانصافی سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو علانیہ ٹھکرانے کا اظہار ہوتا ہے، لہٰذا اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آکر اس سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے عملوں سے خوب باخبر ہے، تمھارے اعمال کا کوئی پہلو اس سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس پر جزا دے گا۔

(9) اللہ تعالیٰ جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، اس نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ ان کے گناہ معاف کر دے گا اور انھیں عظیم ثواب عطا کرے گا اور وہ ہے جنت کا داخلہ۔

فوائد: ❀ طہارت میں بنیادی بات اور اصل طریقہ یہ ہے کہ پانی استعمال کیا جائے۔ حدثِ اصغر سے وضو اور حدثِ اکبر سے غسل کیا جائے۔
❀ پانی نہ ملنے یا بیماری یا سخت سردی میں پانی استعمال نہ کر سکنے کی صورت میں مٹی سے تیمم کرنا جائز ہے تاکہ حدث اصغر یا حدث اکبر کی کیفیت ختم ہو اور طہارت حاصل ہو۔
❀ عدل وانصاف کا خیال رکھنے اور ظلم سے دور رہنے کا حکم ہے حتی کہ دشمنوں کے بارے میں بھی۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
الْجَحِيمِ ۝١٠ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ
فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ۝١١ ع وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ 2 ع 6 6
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ
لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ
بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝١٢ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ
لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ
عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ
تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝١٣

(10) اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کی آیات کو جھٹلایا، وہی لوگ آگ میں داخل ہوں گے۔ ان کو ان کے کفر اور تکذیب (جھٹلانے) کی سزا دینے کے لیے اس میں داخل کیا جائے گا۔ ان کا آگ سے چولی دامن کا ساتھ ہوگا۔

(11) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو انعامات تم پر کیے ہیں، ان کو اپنے دل و زبان سے یاد کرو، اس نے تمھیں امن و امان سے نوازا اور تمھارے دشمنوں کے دلوں میں خوف ڈالتے ہوئے انھیں تمھارے اوپر چڑھائی کرنے سے روک دیا۔ یہ اس کا احسان ہی تھا کہ اس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے اور تمھاری حفاظت فرمائی۔ اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے احکام مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہو۔ اپنے دینی اور دنیاوی فوائد کے حصول کے لیے اہلِ ایمان کو اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔

(12) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا، جس کا ذکر عنقریب آئے گا، اور ان کے بارہ سربراہ مقرر کیے۔ ہر سربراہ اپنے ماتحتوں کے امور دیکھنے کا ذمہ دار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا: میں اپنی نصرت و تائید کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہوں اگر تم پوری طرح نماز کا اہتمام کرو، اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو، بلاتفریق میرے تمام رسولوں کی تصدیق کرو، ان کی تعظیم و توقیر اور مدد کرو اور خیر کے مختلف کاموں میں مال خرچ کرو۔ جب تم یہ سب کچھ کرو گے تو جن گناہوں کا ارتکاب تم نے کیا ہے، میں وہ سب مٹا دوں گا اور قیامت کے دن ضرور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، پھر جس نے یہ پختہ عہد کرنے کے بعد کفر کیا، وہ جانتے بوجھتے راہ حق سے پھر گیا۔

(13) اس پختہ عہد کو توڑنے کی وجہ سے ہم نے انھیں اپنی رحمت سے دھتکار دیا اور ان کے دل اس قدر سخت کر دیے کہ خیر کی کوئی بات ان تک نہیں پہنچتی اور نہ کوئی نصیحت انھیں نفع دیتی ہے۔ وہ الفاظ میں تبدیلی کر کے یا اپنی خواہشات کے مطابق معانی میں ہیر پھیر کر کے کلام بدل دیتے ہیں، انھیں جن بعض احکام پر عمل کی تاکید کی گئی تھی، انھوں نے ان پر عمل بھی ترک کر دیا۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کو آئے دن ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہے گا جو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں سے کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت تھوڑے ہیں جنھوں نے اپنا کیا ہوا عہد نبھایا۔ آپ انھیں معاف کر دیں اور ان کا مؤاخذہ کرنے کے بجائے انھیں نظر انداز کر دیں۔ بلاشبہ یہ بھی نیکی اور احسان ہے اور اللہ تعالیٰ نیکی اور احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ہاتھوں ان کی حفاظت فرمائی اور ان کی ایذا رسانی کو ان سے دور رکھا۔

❀ رسولوں پر ایمان اور ان کی مدد، مطلوب طریقے کے مطابق نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی معیت، اس کی نصرت اور اقتدار و غلبہ حاصل کرنے کے بہت بڑے ذرائع اور مغفرت، بخشش اور جنت میں داخلے کے اہم اسباب ہیں۔

❀ اللہ کے رسولوں کی اطاعت سے متعلق معاہدے توڑنا دلوں کی سختی کا سبب ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی آسمانی کتابوں میں تحریف کرنے کے تمام یہودی طریقوں کی مذمت کی گئی ہے۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ
فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ
يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا
مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ
كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ لا يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ
كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ
مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

(14) جس طرح ہم نے یہود سے پختہ عہد و پیمان لیا، اسی طرح ان لوگوں سے بھی عہد لیا جنھوں نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کیا، پھر جس بات کی انھیں نصیحت کی گئی تھی، انھوں نے اس کے کچھ حصے پر عمل ترک کر دیا جیسا کہ ان کے اسلاف یہود نے کیا تھا، چنانچہ ہم نے ان کے درمیان قیامت تک اختلافات اور شدید نفرت ڈال دی۔ وہ ایک دوسرے سے لڑتے مرتے رہیں گے اور ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے رہیں گے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کرتوت بتائے گا اور ان پر بدلہ بھی دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب اور ان سے لیے ہوئے عہد و پیمان اور ان کے ان معاہدوں کو توڑنے کا ذکر کیا تو انھیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

(15) اے تورات اور انجیل کو ماننے والے اہل کتاب یہود و نصاریٰ! یقیناً تمھارے پاس ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ چکے ہیں جو تمھارے لیے بہت سی وہ باتیں کھول کر بیان کرتے ہیں جو تم اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب میں سے چھپاتے ہو اور بہت سی ایسی باتیں نظر انداز کر دیتے ہیں جن کے بتانے سے سوائے تمھاری رسوائی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یقیناً تمھارے پاس اللہ کی طرف سے عظیم کتاب قرآن مجید کی صورت میں آ گئی ہے۔ وہ نور ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور ایسی واضح کتاب ہے جو لوگوں کے ضرورت والے ہر دینی و دنیاوی معاملے کی مکمل وضاحت کرنے والی ہے۔

(16) اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے سے ان لوگوں کو ایمان اور عمل صالح کی ہدایت دیتا ہے جو اپنے رب کی رضا مندی کی پیروی کرتے ہیں، انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے اور جنت کی طرف لے جانے والی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا ہے اور اپنے حکم سے انھیں کفر و معصیت کے اندھیروں سے ایمان اور اطاعت کے نور میں لا کھڑا کرتا ہے اور مضبوط سیدھے راستے، یعنی اسلام کی توفیق و ہدایت دیتا ہے۔

(17) جن عیسائیوں نے یہ کہا کہ اللہ، مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی ہے تو انھوں نے یقیناً کفر کیا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے پوچھیں: اللہ تعالیٰ کو کون روکنے کی قدرت رکھتا ہے اگر وہ عیسیٰ ابن مریم، ان کی ماں اور زمین میں موجود تمام لوگوں کو ختم کرنے کا ارادہ کر لے؟ جب اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی نہیں روک سکتا تو پھر ثابت ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور عیسیٰ ابن مریم، ان کی والدہ اور دیگر تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور اس نے جس سے چاہا، عیسیٰ کو پیدا کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور اس سے کیے ہوئے معاہدوں کو نظر انداز کرنے سے احکامِ الٰہی کی مخالفت کرنے والوں کے درمیان بغض و عداوت، باہمی نفرت اور قتل و غارت عام ہو جاتی ہے۔

❀ ان عیسائیوں کی تردید جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کا روپ دھار لیا ہے، نیز ان کے کفر اور گمراہ کن اقوال کا بیان ہے۔

❀ مسیح علیہ السلام کے معبود ہونے کے عقیدے کے باطل ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مسیح علیہ السلام، ان کی والدہ اور تمام مخلوقات کو ختم کرنا چاہے تو کوئی اسے روکنے کی طاقت نہیں پاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حکم اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا چلتا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

❀ الوہیتِ مسیح کے عقیدے کے باطل ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نصیحت فرما رہا ہے کہ وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے ماں باپ سے پیدا کرے۔ جسے چاہے صرف ماں سے، بغیر باپ کے پیدا کرے جیسے عیسیٰ علیہ السلام اور جسے چاہے جمادات سے پیدا کرے جیسے موسیٰ علیہ السلام کا اژدہا اور جسے چاہے عورت کے بغیر صرف مرد سے پیدا کرے جیسے حواء کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ
يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿18﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا
يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ
وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿19﴾ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ 3/8/7
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا
لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿21﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿22﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
غٰلِبُوْنَ ۚ ۵ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿23﴾

(18) یہود ونصاریٰ میں سے ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ وہ اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان کی تردید کرتے ہوئے ان سے کہیں: پھر تمھارے گناہوں پر اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ تمھارے خیال کے مطابق اگر تم اللہ کے چہیتے ہو تو پھر وہ تمھیں دنیا میں قتل اور مسخ کرنے کا عذاب نہ دے اور آخرت میں آگ کے اندر نہ ڈالے کیونکہ وہ جس سے محبت کرتا ہے، اسے عذاب نہیں دیتا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم بھی دوسرے انسانوں کی طرح انسان ہو۔ جو ان میں سے اچھائی کرے، اسے جنت کی صورت میں بدلہ دے گا اور جو برائی کرے، اسے آگ کے ساتھ عذاب دے گا، لہٰذا اللہ جسے چاہے اپنے فضل سے معاف کر دے اور جسے چاہے اپنے عدل سے عذاب دے۔ آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب پر اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور اسی اکیلے کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

(19) اے اہلِ کتاب یہود ونصاریٰ! سلسلۂ رسالت میں لمبا وقفہ آجانے اور رسول کی شدید ضرورت کے بعد تمھارے پاس ہمارے رسول محمد ﷺ آ گئے ہیں تاکہ تم یہ عذر پیش نہ کرو کہ ہمارے پاس تو اللہ تعالیٰ کے ثواب کی خوشخبری دینے والا اور اس کے عذاب سے ڈرانے والا کوئی رسول ہی نہیں آیا، لہٰذا اب تمھارے پاس ثواب کی خوشخبری دینے والے اور عذاب سے ڈرانے والے رسول محمد ﷺ آ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی اور اس کی قدرت کا مظہر ہے کہ اس نے رسول بھیجے اور محمد ﷺ کو خاتم النّبیین بنایا۔

(20) اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا: اے میری قوم! دل وزبان سے اپنے اوپر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا اقرار کرو جب اس نے تم میں انبیاء بھیجے جو تمھیں ہدایت کی طرف بلاتے تھے، تمھیں غلامی کی ذلت سے نکال کر بادشاہ بنا دیا کہ تم اپنے معاملات میں خودمختار بن گئے اور تمھیں اپنی ان نعمتوں سے نوازا جو تمھارے دور میں کسی کو میسر نہ تھیں۔

(21) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! تم پاکیزہ سرزمین (بیت المقدس اور اس کے گردونواح) میں داخل ہو جاؤ جس میں داخل ہونے اور وہاں موجود کافروں سے لڑائی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ لیا اور سرکش لوگوں کے سامنے سرنگوں نہ ہو جاؤ ورنہ دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھاؤ گے۔

(22) قوم نے جواب دیا: اے موسیٰ! سرزمین مقدس میں ایک طاقتور اور جنگجو قوم ہے، اس لیے ہمارا وہاں داخل ہونا ناممکن ہے، لہٰذا جب تک وہ وہاں ہیں، ہم ہرگز داخل نہیں ہوں گے کیونکہ ہم ان سے لڑنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے۔ اگر وہ نکل گئے تو ہم اس زمین میں داخل ہو جائیں گے۔

(23) موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے اللہ کی سزا اور پکڑ سے ڈرنے والے دو آدمیوں نے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کی توفیق بخشی تھی، قوم کو موسیٰ علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا: شہر کے دروازے سے ان سرکشوں پر ٹوٹ پڑو۔ جب تم دروازے سے زبردستی داخل ہو گئے تو اللہ کے حکم سے جلد ہی ان پر غلبہ پا لو گے۔ اس پختہ یقین کے ساتھ حملہ کرو اللہ کی سنت یہ ہے کہ اس کی مدد ونصرت اسباب کے استعمال سے آتی ہے۔ ان اسباب میں سرفہرست اللہ پر ایمان اور مادی وسائل کی تیاری ہے۔ اگر تم سچے مومن ہو تو اکیلے اللہ ہی پر بھروسا اور اعتماد کرو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان کا تقاضا یہی ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل کے کافروں کو مسخ وغیرہ کے ذریعے سے عذاب دینا ان کے اس دعویٰ کو باطل قرار دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔
❀ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اسی کی ذات پر بھروسا کرنے سے اس کی مدد نازل ہوتی ہے۔
❀ ان آیات کے نزول کا مقصد بنی اسرائیل کے گھٹیا اخلاق سے لوگوں کو باز رکھنا ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کا خوف بندوں پر اس کی نعمتوں کے نزول کا باعث ہے۔ ان نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت اطاعت الٰہی کا نصیب ہونا ہے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ
اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ
لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ
يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ
مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۗ قَالَ
اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ
لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ
اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ وَ
اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ۚ
فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ
سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۗ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا
الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْءَةَ اَخِىْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۚ

ع 4/8 — وقف لازم — النصف

(24) موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے اسرائیلیوں نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کے حکم کی مخالفت پر اصرار کرتے ہوئے کہا: جب تک یہ سرکش لوگ وہاں ہیں، ہم شہر میں داخل نہیں ہوں گے۔ اے موسیٰ! تم اور تمھارا رب دونوں جا کر ان سرکشوں سے لڑائی کرو۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہم لڑائی میں تم دونوں کے ساتھ شامل نہیں ہوں گے اور اپنی اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔

(25) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے گزارش کی: اے میرے رب! میرا اختیار تو صرف اپنی ذات پر اور اپنے بھائی ہارون پر ہے، لہٰذا ہمارے اور اس قوم کے درمیان فاصلے حائل کر دے جو تیری اور تیرے رسول کی اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔

(26) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مقدس سرزمین میں بنی اسرائیل کا داخلہ چالیس سال کے لیے حرام کر دیا ہے۔ اس مدت کے دوران میں وہ صحرا میں پریشان اور بے چین بھٹکتے رہیں گے۔ اے موسیٰ! اللہ کی اطاعت سے باہر نکلنے والی اس قوم پر افسوس نہ کریں۔ انھیں جو سزا ابھی مل رہی ہے، وہ ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ہے۔

(27) اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان حسد کے مارے ظالم یہودیوں کے سامنے پوری سچائی سے آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ بیان کریں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جب ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اپنی اپنی قربانی پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے ہابیل کی پیش کی ہوئی قربانی قبول کر لی کیونکہ وہ اللہ سے ڈرنے والوں اور اہل تقویٰ میں سے تھا اور قابیل کی قربانی قبول نہ کی کیونکہ وہ اللہ سے ڈرنے والوں اور اہل تقویٰ میں سے نہیں تھا۔ تب قابیل کو حسد کی وجہ سے ہابیل کی قربانی کا قبول ہونا برا لگا اور اس نے کہا: اے ہابیل! میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے کہا: اللہ تعالیٰ صرف اس کی قربانی قبول کرتا ہے جو اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرے اور تقویٰ اختیار کرے۔

(28) اگر تو نے مجھے قتل کرنے کی غرض سے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو بھی میں تیری طرح نہیں کروں گا۔ یہ کسی بزدلی کی وجہ سے نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ سے، جو تمام مخلوقات کا رب ہے، ڈرتا ہوں۔

(29) پھر اسے ڈراتے ہوئے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے سابقہ گناہوں کے ساتھ ظلم وزیادتی پر مبنی میرے قتل کا گناہ بھی اپنے سر لے لے اور تو آگ والوں میں سے ہو جائے جو قیامت کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ حد سے بڑھنے والوں اور ظالموں کی سزا یہی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تیرے قتل کا گناہ اپنے سر لے کر ان دوزخیوں میں شامل ہو جاؤں۔

(30) قابیل کے نفس امارہ (برائی پر اکسانے والے نفس) نے اس کے لیے اپنے بھائی ہابیل کا ظالمانہ قتل خوشنما بنا دیا، چنانچہ اس نے اسے قتل کر دیا۔ اس وجہ سے اس نے دنیا وآخرت میں اپنا نصیب کھوٹا کر لیا۔

(31) پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو اس کے سامنے زمین کریدنے لگا تاکہ اس میں ایک مرا ہوا کوا دبائے۔ اس کا مقصد قابیل کو بتانا تھا کہ اب وہ بھائی کی میت کو کیسے چھپائے۔ اس وقت اپنے بھائی کے قاتل نے کہا: ہائے افسوس! میں اس بات سے بھی عاجز ہو گیا کہ میں اس کوے جیسا ہو جاتا جس نے دوسرے مردہ کوے کو دفنا دیا ہے، اور میں بھی اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا، چنانچہ اس وقت اس نے لاش کو دفنا دیا، پھر وہ بہت ہی پشیمان اور شرمندہ ہو گیا۔

فوائد: ❀ رسولوں کی مخالفت پر لازماً سزا ملتی ہے جیسے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں میدان تیہ میں بھٹکتے رہنے کی سزا دی۔

❀ آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کے واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر ہونے والا سب سے پہلا گناہ حسد اور زیادتی تھا اور اسی نے اسے ظلم کرنے اور حرام خون بہانے پر ابھارا جو ناکامی اور خسارے کا سبب بنا۔

❀ معصیت ونافرمانی کرنے والے کا انجام حسرت وندامت ہی ہے۔

❀ جس نے کوئی بری رسم ایجاد کی یا کسی برائی کو رواج دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی تو اسے اس برائی میں اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ
قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ
النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ
وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ
ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ
یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ
یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ
لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا
اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی
الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۳۶﴾

(32) قابیل کے اپنے بھائی کو قتل کرنے کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو بتا دیا کہ جس شخص نے بھی کسی جان کو قصاص یا کفر جیسے شرعی سبب کے بغیر قتل کیا یا اس نے لوٹ مار کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلایا، تو اس نے گویا پوری انسانیت کا قتل کیا کیونکہ اس کے نزدیک بے گناہ اور مجرم میں کوئی فرق نہیں۔ جو کوئی کسی ایسے انسان کے قتل سے باز رہا جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس کا عقیدہ تھا کہ اسے قتل کرنا حرام ہے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے ساری انسانیت کو زندہ کیا کیونکہ اس کے ایسا کرنے میں سب کی سلامتی ہے۔ یقیناً ہمارے رسول بنی اسرائیل کے پاس واضح دلائل اور معجزات لے کر آئے لیکن اس کے باوجود ان میں سے اکثر رسولوں کی مخالفت اور گناہوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

(33) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ان سے علانیہ دشمنی کر کے قتل و غارت، لوٹ مار اور ڈاکا زنی کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، ان کی سزا صرف یہ ہے کہ انھیں سولی پر لٹکائے بغیر قتل کیا جائے یا انھیں لکڑی وغیرہ کی سولی پر لٹکا کر قتل کیا جائے یا ان کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں ایک ساتھ کاٹ دیے جائیں، پھر بھی وہ باز نہ آئیں تو ان کا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں ایک ساتھ کاٹ دیے جائیں، یا پھر انھیں جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ سزا ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

(34) ہاں، ان فسادیوں میں سے جو پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لیں تو اے ذمہ دارانِ حکومت! جان لو کہ اللہ تعالیٰ توبہ کے بعد انھیں بے حد معاف کرنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے اور اس کی رحمت ہی سے ان کی سزا ختم کی گئی ہے۔

(35) اے ایمان والو! اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے احکام پر عمل کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں سے دور رہ کر اس کا قرب تلاش کرو۔ اللہ کی خوشنودی کی خاطر کافروں سے جہاد کرو تا کہ تمھیں جو چیز مطلوب ہے وہ مل جائے اور جس چیز کا تمھیں خوف ہے، اس سے بچا لیے جاؤ۔

(36) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، بفرض محال اگر ان میں سے ہر ایک کے لیے وہ کچھ ہو جو اس ساری زمین میں ہے اور اس کے برابر اور بھی ہو، پھر وہ قیامت کے دن یہ سب کچھ دے کر اللہ کے عذاب سے جان چھڑانا چاہیں تو یہ معاوضہ بھی ان سے قبول نہ ہوگا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

فوائد: ❀ انسانی جان کی حرمت اور اس بات کا بیان کہ جس نے اسے محفوظ کیا اور بچایا گویا اس نے پوری انسانیت کے ساتھ یہ سلوک کیا اور جس نے ناحق کسی انسان کو قتل کیا یا اسے اذیت دی تو اس نے پوری انسانیت کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا۔

❀ جو لوگ قتل و غارت، لوٹ مار اور ڈاکا زنی کے ذریعے سے فساد برپا کریں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑیں تو درج ذیل سزاؤں میں سے ان کی کوئی سزا ہوگی: ① انھیں بغیر سولی دیے (تلوار وغیرہ سے) قتل کیا جائے۔ ② سولی پر لٹکا دیا جائے۔ ③ ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے باری باری کاٹ دیے جائیں۔ ④ ملک و شہر سے جلاوطن کر دیا جائے۔ اس سزا کا فیصلہ ان کے جرم کو دیکھ کر کیا جائے گا کہ انھیں کون سی سزا دینی ہے۔

❀ فسادیوں، اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والوں اور ڈاکوؤں کی توبہ، حکام کی گرفت میں آنے سے پہلے پہلے قبول ہے اور اس طرح ان سے دنیاوی سزا ختم ہو جائے گی۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ
مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا
اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا
يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ
هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ
يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ
اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ
وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ
فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

ع 3 – عند المتقدمین 12

37 جب وہ آگ میں داخل ہو جائیں گے تو اس سے نکلنا چاہیں گے لیکن یہ کیسے ممکن ہوگا؟ وہ ہرگز اس سے نہ نکل سکیں گے اور ان کے لیے اس میں ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے علانیہ لوگوں کا مال لوٹنے والے کا ذکر کیا تو ساتھ اس آدمی کا حکم بھی ذکر کر دیا جو خفیہ طریقے سے لوگوں کا مال ہتھیاتا ہے اور وہ ہے چور، چنانچہ فرمایا:

38 اے حکامِ وقت! چور مرد ہو یا عورت، ہر ایک کا دایاں ہاتھ کاٹ دو۔ یہ اللہ کی طرف سے لوگوں کا مال ناحق لینے کے اس جرم کی سزا ہے جس کا انھوں نے ارتکاب کیا ہے، نیز اس کا مقصد انھیں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات وخواتین کو ڈرانا ہے۔ اللہ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔ وہ اپنی شریعت اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

39 جس نے چوری سے توبہ کر لی اور اپنے عمل کی اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ احسان کرتے ہوئے اس کی توبہ قبول کرے گا، کیونکہ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے، لیکن جب چوری کا یہ معاملہ عدالت کے پاس چلا گیا تو پھر توبہ سے بھی حد ختم نہیں ہوگی۔

40 اے رسول (ﷺ)! آپ کو علم ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ ان میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے اپنے عدل سے عذاب دے اور جسے چاہے اپنے فضل سے معاف کر دے۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔

41 اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان منافقوں کا رویہ پریشان نہ کرے جو دل میں کفر چھپائے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کو غصہ دلانے کے لیے کفریہ اعمال کے اظہار میں تیزی دکھاتے ہیں اور نہ آپ ان یہود کے رویے سے غم زدہ ہوں جو اپنے سرداروں کے جھوٹ بڑی توجہ سے سنتے اور انھیں قبول کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنے ان سرداروں کے پیروکار اور چیلے ہیں جو آپ سے منہ موڑے ہوئے اب تک آپ کے پاس نہیں آئے۔ وہ تورات میں موجود اللہ کے کلام کو اپنی خواہشات کے مطابق بدلتے ہیں۔ وہ اپنے پیروکاروں سے کہتے ہیں: اگر محمد (ﷺ) کا حکم تمھاری خواہشات کے مطابق ہو تو اسے مان لو اور اگر تمھاری خواہشات کے مخالف ہو تو اسے نہ مانو۔ اور اے رسول (ﷺ)! اللہ جس بندے کو گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے آپ اسے گمراہی سے ہٹا کر ہدایت کی طرف لانے والا اور راہ حق دکھانے والا کسی کو نہ پائیں گے۔ مذکورہ صفات کے حامل یہود اور منافقین ہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کفر سے پاک صاف نہیں کرنا چاہتا۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا اور وہ عذاب آگ کا ہے۔

فوائد: ❀ چوری کی حد مقرر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ چور لوگوں کے مال ہتھیانے سے باز آ جائے اور دوسرے لوگ ڈر جائیں اور اس فعل کا ارتکاب نہ کریں۔

❀ چور کا معاملہ جب تک قاضی اور حاکم کے پاس نہ جائے، اسے معاف کیا جا سکتا ہے اور معافی کی صورت میں اسے چوری کیا ہوا مال واپس کرنا ہوگا اور جب معاملہ حاکم یا قاضی کے پاس پہنچ جائے تو حد کا نفاذ ضروری ہے، پھر توبہ کے باوجود بھی سزا ختم نہیں ہوگی۔

❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ بعض لوگوں کے کفر، ان کی چالوں اور سازشوں سے پریشان نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی سازشوں کو خود ہی ناکام کر دے گا۔

❀ منافق اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود اہلِ ایمان کو تکلیف دینے اور غصہ دلانے کے لیے کفریہ اعمال کا اظہار کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ
شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا
حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ ع 6 9 10
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ
الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ
اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ
بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ
قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ
لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

(42) یہ یہود بہت زیادہ جھوٹ سننے والے اور بہت زیادہ حرام مال، یعنی سود وغیرہ کھانے والے ہیں۔ اے رسول! اگر یہ آپ کے پاس فیصلہ کرانے آئیں تو آپ کی مرضی ہے، ان کا فیصلہ کریں یا نہ کریں۔ آپ کو دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کرنے سے انکار کر دیں تو وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو عدل سے کریں اگرچہ وہ ظالم اور دشمن ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلوں میں عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، خواہ فیصلہ کرانے والے، فیصلہ کرنے والے کے دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔

(43) یہودیوں کا معاملہ بھی عجیب ہے، ایک طرف وہ آپ کے منکر ہیں، دوسری طرف وہ یہ امید لے کر آپ سے فیصلہ کراتے ہیں کہ آپ کا فیصلہ ان کی خواہشات کے مطابق ہوگا، حالانکہ خود ان کے پاس تورات موجود ہے جس پر ایمان کا وہ دعویٰ کرتے ہیں اور اس میں اللہ کا فیصلہ موجود ہے، پھر اگر آپ کا فیصلہ ان کی خواہشات کے مطابق نہ ہو تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی کتاب میں وارد حکم کے بھی منکر ٹھہرے اور آپ کے فیصلے سے منہ موڑ کر اس کے بھی منکر ہوئے۔ ان کا کردار اہلِ ایمان والا نہیں ہے، اس لیے نہ یہ آپ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آپ کے لائے ہوئے دین کو مانتے ہیں۔

(44) بلاشبہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی جس میں خیر کی طرف رہنمائی اور ہدایت موجود ہے اور وہ ایسا نور ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ اللہ کے ماننے والے اور اس کے فرماں بردار انبیاء بنی اسرائیل کے لیے تورات کے ساتھ فیصلے کرتے رہے اور لوگوں کی تربیت پر مامور علماء و فقہاء بھی اس کے مطابق فیصلے کرتے رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری دی تھی اور انھیں اس پر نگران بنایا تھا کہ وہ اسے تحریف اور تبدیلی سے بچائیں گے۔ وہ اس کے حق ہونے کے اقراری گواہ ہیں اور اس کے بارے میں لوگ انھی کی طرف رجوع کرتے ہیں، لہٰذا اے یہود! لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ اکیلے سے ڈرو۔ اللہ کے نازل کیے ہوئے کلام کے ساتھ فیصلہ نہ کر کے معمولی معاوضہ مت لو جو مال، عزت اور اقتدار کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے کو جائز سمجھتا ہو، یا دوسرے کسی فیصلے کو اللہ کے فیصلے سے بہتر یا اس کے برابر سمجھتا ہو تو ایسا کرنے والے لوگ پکے کافر ہیں۔

(45) ہم نے تورات میں یہودیوں کے لیے لازمی کر دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو جان بوجھ کر ناحق قتل کیا، اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ جس نے جان بوجھ کر کسی کی آنکھ پھوڑی، اس کی آنکھ پھوڑی جائے گی۔ جس نے جان بوجھ کر کسی کی ناک کاٹی، اس کی ناک کاٹی جائے گی۔ جس نے جان بوجھ کر کسی کا کان کاٹا، بدلے میں اس کا کان کاٹا جائے گا اور جس نے جان بوجھ کر کسی کا دانت اکھیڑا، اس کا دانت اکھیڑا جائے گا۔ ہم نے ان پر فرض کر دیا تھا کہ جو آدمی جس طرح کا کسی کو زخم پہنچائے گا، مجرم کو اسی طرح کی سزا ہوگی۔ جو کوئی نیکی کرتے ہوئے جرم کرنے والے کو معاف کر دے تو یہ نیکی معاف کرنے والے کے گناہوں کا کفارہ ہوگی کیونکہ اس نے ظلم کرنے والے کو معاف کیا ہے۔ جس نے قصاص یا دیگر معاملات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو وہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا اور ظالم ہے۔

فوائد: ❀ یہود کے بعض اوصاف کا ذکر، جیسے جھوٹ بولنا، سود کھانا اور اللہ تعالیٰ کی شریعت سے ہٹ کر فیصلہ کرانے کو پسند کرنا، ان کی گمراہی کو بیان کرنے اور ان برے اعمال سے لوگوں کو بچانے کے لیے ہے۔

❀ جان اور زخموں کے عادلانہ قصاص کے شرعی حکم کا بیان اور یہ ایسا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کے لیے بھی ضروری قرار دیا تھا۔

❀ قصاص کے بجائے معاف کر دینے کی فضیلت حاصل کرنے کی ترغیب اور اس کے عظیم اجر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

❀ قصاص اور دیگر معاملات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام سے ہٹ کر فیصلہ کرنے سے ڈرایا گیا ہے۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن
لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤٧﴾ وَأَنزَلْنَا
إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ
أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً
وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ
فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم
بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٤٨﴾ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا
أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم
بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾ ع 7 7 11

46 اور ہم نے بنی اسرائیل کے ان انبیاء کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو تورات پر ایمان رکھنے والے اور اس کے مطابق فیصلے کرنے والے تھے۔ ہم نے انھیں انجیل بھی عطا کی جو حق کی رہنمائی کرنے والی، دلائل کے متعلق پیدا ہونے والے شبہات کو دور کرنے والی اور احکام کے متعلق پیش آنے والی مشکلات کا حل پیش کرتی تھی۔ اس کے اکثر احکام اس سے پہلے نازل کی ہوئی تورات کے موافق تھے، سوائے ان چند احکام کے جو منسوخ کر دیے گئے تھے۔ ہم نے انجیل کو ذریعۂ ہدایت بنایا جس سے متقی لوگ ہدایت حاصل کرتے تھے، اور وہ ان امور کے ارتکاب سے روکنے والی تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دیے تھے۔

47 عیسائیوں کو چاہیے کہ اس پر ایمان لائیں جو اللہ تعالیٰ نے انجیل میں اتارا اور اس کے ساتھ فیصلے کریں۔ یہ حکم محمد ﷺ کے ان کی طرف بھیجے جانے سے پہلے تک تھا اور اس انجیل کے ساتھ خاص تھا جس میں تحریف نہیں تھی۔ جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے ساتھ فیصلے نہیں کرتے، وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان، حق چھوڑنے والے اور باطل کے پیروکار ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل کا ذکر کیا اور ان کتابوں کی تعریف کی تو ساتھ ہی قرآن مجید کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ فرمایا:

48 اے رسول (ﷺ)! ہم نے ایسی صداقت کے ساتھ قرآن مجید آپ پر نازل کیا ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ وہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان کو جانچنے کا معیار ہے۔ پہلی کتابوں کا جو حکم اس کے موافق ہو، وہ حق ہے اور جو اس کے مخالف ہو، وہ باطل ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں آپ کی طرف جو کچھ اتارا ہے، آپ اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کریں اور آپ پر نازل ہونے والے غیر مشکوک حق کو چھوڑ کر وہ جن من مانی باتوں کو دین بنائے بیٹھے ہیں، ان میں ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے ہر امت کے لیے الگ الگ شرعی احکام اور ہدایت کے واضح اصول بیان کیے ہیں جن سے وہ ہدایت لیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام شریعتوں کو ایک بنا دیتا لیکن اس نے ہر امت کی شریعت مختلف بنائی ہے تاکہ سب کی آزمائش کرے اور فرماں بردار اور نافرمان کا پتہ لگائے، لہٰذا خیر اور بھلائی کے کام کرنے اور برے کام چھوڑنے میں جلدی کرو۔ اکیلے اللہ ہی کی طرف قیامت کے دن تم سب کو پلٹنا ہے اور جن امور کے بارے میں تم اختلاف کرتے ہو، وہ ان کے بارے میں تمھیں خبر دے گا اور جو اعمال تم نے آگے بھیجے، ان کا بدلہ بھی ضرور دے گا۔

49 اے رسول (ﷺ)! اس کے مطابق ان کے درمیان فیصلے کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے اور ان کی خواہشاتِ نفس پر مبنی آراء کی پیروی نہ کریں۔ ان سے محتاط رہیں کہ وہ آپ کو اللہ کے نازل کیے ہوئے کسی حکم سے بہکا نہ دیں۔ ان کی یہ پوری کوشش ہے۔ اگر وہ اللہ کے آپ کی طرف نازل کیے ہوئے کلام کے مطابق فیصلے قبول کرنے سے منہ موڑیں تو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کچھ گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دینا چاہتا ہے جبکہ مجموعی طور پر ان کے گناہوں کی سزا انھیں آخرت میں دے گا۔ لوگوں کی اکثریت یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ پھیرنے والی ہے۔

50 کیا وہ آپ کے فیصلے سے منہ موڑ کر ان بتوں کے پجاریوں کے جاہلانہ فیصلے چاہتے ہیں جو من مانے فیصلے کرتے ہیں؟ یقین رکھنے والوں کے لیے، جو اللہ کے رسول پر نازل کردہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے اچھا کوئی فیصلہ نہیں۔ وہ جاہلوں اور خواہشات کے پجاریوں کی طرح نہیں جو صرف اپنی مرضی کے موافق فیصلے ہی قبول کرتے ہیں، خواہ وہ باطل اور غلط ہوں۔

فوائد: ❀ تمام انبیاء علیہم السلام دین کے بنیادی اصولوں میں متفق ہیں، تاہم ان کی شریعتوں کے درمیان فروعات میں کچھ نہ کچھ فرق پایا جاتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو فیصلہ کن تسلیم کرنا اور اس کے ماسوا ہر قسم کی خواہشات سے منہ پھیرنا فرض ہے۔

❀ اہلِ جاہلیت کے احکام و قوانین اور رواجوں کے مطابق فیصلہ کرانے کی مذمت کی گئی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ
تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ
لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ
يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز
يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع

وقف منزل عند البعض — وقف غفران – وقف لازم — الربع — 8 ع 12

(51) اے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ اور ان سے دلی تعلق قائم نہ کرو۔ یہودی اور عیسائی صرف اپنے ہم مذہبوں کے دوست ہیں اور تمھاری دشمنی میں دونوں گروہ اکٹھے ہیں۔ تم میں سے جو ان سے محبت اور دوستی رکھے گا، اس کا شمار بھی انھی میں ہوگا۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کافروں سے دوستی کی وجہ سے ہدایت نہیں دیتا۔

(52) اے رسول (ﷺ)! آپ ان نہایت کمزور ایمان والے منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی دوستی کے لیے یہ کہہ کر بھاگے چلے جاتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں اگر وہ کامیاب ہوگئے اور انھیں حکومت مل گئی تو ہمیں ان سے ناپسندیدہ کیفیت اور تکلیف پہنچے گی۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور مومنوں کو کامیابی عطا کردے یا اپنے کسی خاص امر سے یہود اور ان کے ہمنواؤں کا غلبہ ختم کردے تو پھر ان سے دوستی کے لیے بھاگنے والوں کو اس نفاق پر ندامت اور شرمندگی ہوگی جو انھوں نے اپنے دل میں چھپا رکھا ہے کیونکہ جن اسباب پر وہ اعتماد اور بھروسا کیے ہوئے ہیں، وہ نہایت بودے اور کمزور ہیں۔

(53) اور ایمان والے ان منافقوں کی صورت حال پر تعجب اور حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہیں گے: کیا یہی ہیں وہ جو بڑی پختہ قسمیں کھاتے تھے کہ مومنو! ایمان، نصرت اور دوستی میں ہم تمھارے ساتھ ہیں؟ ان کے اعمال برباد ہوگئے، وہ اپنا مقصود نہ پانے اور اللہ کے عذاب کے مستحق قرار پانے کی وجہ سے خسارہ پانے والے ہوگئے ہیں۔

(54) اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنا دین چھوڑ کر دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جائیں، تو عنقریب ان کی جگہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لائے گا جن کی دینی استقامت کی وجہ سے اللہ ان سے محبت کرتا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ اہلِ ایمان کے ساتھ رحم کرنے والے اور کافروں پر بڑے سخت ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں گے اور انھیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ڈر نہ ہوگا کیونکہ انھیں لوگوں کی خوشنودی نہیں بلکہ اللہ کی رضا مطلوب ہوگی۔ ایمان کا یہ رتبہ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسیع فضل و احسان والا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے فضل کا مستحق کون ہے، لہٰذا اسے ہی عطا فرماتا ہے اور جو اس کا حق دار نہ ہو، اسے محروم کر دیتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ اور دیگر کافروں سے دوستی کرنے سے منع کیا تو یہ بھی بتا دیا کہ مومنوں کو کن سے دوستی کرنی چاہیے، چنانچہ فرمایا:

(55) یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار تمھارے دوست نہیں ہو سکتے بلکہ تمھارا دوست اور مددگار اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور وہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز پوری طرح ادا کرتے ہیں اور اللہ کے فرمانبردار بن کر عاجزی و انکساری کرتے ہوئے اپنے مالوں کی زکاۃ دیتے ہیں۔

(56) جو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان سے محبت و نصرت کا تعلق رکھے، وہ اللہ کے گروہ میں سے ہے اور اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے۔

فوائد: ❀ عقیدہ ''الولاء والبراء'' پر تنبیہ کی گئی ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ محبت و دوستی (وَلاء) صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہل ایمان سے ہونی چاہیے، جبکہ کافروں سے نفرت (براء) ہونی چاہیے اور ان کے ساتھ محبت کرنے سے بچنا چاہیے۔

❀ منافقوں کی صفات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہیں۔

❀ نصرتِ دین کے حوالے سے کوتاہی اور بے رخی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کوتاہی کرنے والے کی جگہ کسی دوسرے کو لے آتا ہے اور اس سے دین کی نصرت کا شرف چھین لیتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ
هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَ
اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ
مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ
مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ
مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ
مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ
فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ
قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

57 اے ایمان والو! ان یہود و نصاریٰ کو جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکوں کو اپنا حلیف اور دوست نہ بناؤ جو تمھارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں اور اسے کھیل تماشا بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دوستی سے جو تمھیں منع کیا ہے، اس سے باز رہ کر اس ذات عالی سے ڈرو اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو اس نے تم پر نازل کیا ہے، ایمان رکھتے ہو۔

58 اسی طرح جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، تو وہ اس کا ٹھٹھا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اور بندوں کے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شریعت کے معانی و مفہوم کو نہیں سمجھتے۔

59 اے رسول (ﷺ)! ان مذاق اڑانے والے اہلِ کتاب سے کہہ دیں: تم ہم پر صرف اس لیے تنقید کرتے اور عیب لگاتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے لوگوں پر نازل ہوا۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ تمھاری اکثریت اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لا کر اور اس کے احکام نہ مان کر اطاعتِ الٰہی سے باہر جا رہی ہے۔ جن کاموں پر تم ہم پر عیب لگاتے ہو، ان پر تو تعریف بنتی ہے، مذمت اور تنقید نہیں۔

60 اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا میں تمھیں بتاؤں کہ ان سے بھی زیادہ قابلِ مذمت، عیب دار اور سخت سزا کا حق دار کون ہے؟ وہ ان کے اسلاف ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دھتکار دیا، ان پر غضبناک ہوا اور ان کی شکلیں بگاڑ کر انھیں بندر اور خنزیر بنا دیا اور کچھ کو طاغوت کے بڑے بڑے عبادت گزار بنایا۔ طاغوت سے مراد ہر وہ ذات ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو۔ یہ مذکورہ لوگ قیامت کے دن بدترین مرتبے اور مقام میں ہوں گے اور کوشش کے اعتبار سے راہ راست سے بہت زیادہ بھٹکنے والے ہیں۔

61 اے مومنو! جب تمھارے پاس ان میں سے منافق آتے ہیں تو وہ اپنی منافقت کی وجہ سے تمھارے سامنے اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ اپنے داخل ہونے کے وقت اور نکلنے کے وقت کفر ہی سے چمٹے ہوتے ہیں، اس سے الگ نہیں ہوتے۔ انھوں نے اگرچہ تمھارے لیے ایمان کا اظہار کیا لیکن جو کفر وہ دل میں چھپائے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے اور انھیں جلد اس کا بدلہ بھی دے گا۔

62 اے رسول (ﷺ)! آپ دیکھتے ہیں کہ بہت سے یہودی اور منافق اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرنے میں بڑی دلیری اور تیزی دکھاتے ہیں، جیسے جھوٹ بولنا، دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنا اور لوگوں کا مال حرام طریقے سے کھانا۔ جو کچھ یہ کرتے ہیں، وہ نہایت برا ہے۔

63 ان کے ائمہ اور علماء انھیں اتنی دیدہ دلیری دکھانے پر اور گناہوں میں دوڑے چلے جانے سے روکتے کیوں نہیں کہ وہ جھوٹ بولنے، جھوٹی گواہی دینے اور لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے میں ذرا تردّد نہیں کرتے؟ یقیناً ان کے ائمہ اور علماء کا یہ کردار بھی بڑا گھناؤنا ہے جو انھیں برے کاموں سے روکتے نہیں ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے دین سے مذاق کرنے والے کافروں اور منافقوں سے دور رہنے اور ان کی دوستی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❀ قوم کی نافرمانیوں اور برائیوں کو دیکھ کر خاموش رہنے اور نہ روکنے پر علماء کی مذمت کی گئی ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا
قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا
لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ
فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ 9 ع 10 13
مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰي تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

(64) یہودیوں کو جب مشقت اور قحط سالی کا سامنا ہوتا تو کہتے: اللہ کے ہاتھ خیر دینے اور نوازنے سے بندھے ہوئے ہیں، اس نے اپنی عنایت ہم سے روک لی ہے۔ آگاہ رہو! درحقیقت ان کے اپنے ہاتھ خیر اور بھلائی سے اور کسی کو دینے سے بندھے ہوئے ہیں۔ ان کے اس قول کی وجہ سے انھیں اللہ کی رحمت سے دھتکار دیا گیا ہے، بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں، وہ خیر اور بھلائی عطا کیے جا رہا ہے۔ وہ جیسے چاہتا ہے، خرچ کرتا ہے۔ چاہے تو وافر عطا کر دے اور چاہے تو تنگی کر دے۔ اسے کوئی روکنے اور مجبور کرنے والا نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ پر نازل ہونے والا قرآن یہود کے کفر اور حدود کی پامالی میں اضافہ ہی کرتا ہے کیونکہ وہ حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ ہم نے یہودیوں کے تمام گروہوں میں عداوت اور دشمنی پیدا کر دی ہے۔ جب بھی وہ جنگ کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں اور اس کی خوب تیاری کرتے ہیں یا لڑائی کی آگ بھڑکانے کے لیے سازش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کا اتحاد پارہ پارہ اور ان کی قوت ختم کر دیتا ہے۔ اسلام کو جھٹلانے اور اس کے خلاف سازشیں کرنے کے لیے وہ ہر وقت زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

(65) اگر یہود و نصاریٰ اس پر ایمان لے آئیں جو محمد رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اور گناہوں سے باز آ کر اللہ سے ڈریں تو ہم ان کے سابقہ سارے گناہ ختم کر دیں گے، خواہ وہ بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم قیامت کے دن ضرور انھیں نعمتوں والی جنتوں میں داخل کریں گے جہاں وہ نہ ختم ہونے والے انعامات سے مستفید ہوں گے۔

(66) اگر یہود اس پر عمل پیرا رہتے جو تورات میں ہے اور عیسائی اس پر عمل کرتے جو انجیل میں ہے اور یہ سب اس پر بھی عمل کرتے جو قرآن میں ان پر اتارا گیا ہے تو میں انھیں رزق کی فراوانی کے اسباب ضرور عطا فرماتا، یعنی بارش نازل کرتا اور زمین سے پیداوار بڑھا دیتا۔ اہلِ کتاب میں سے کچھ لوگ معتدل مزاج ہیں جو حق پر ثابت قدم ہیں اور اکثریت کا عمل ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے برا ہی ہے۔

(67) اے رسول (ﷺ)! جو اللہ کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے، وہ مکمل طور پر لوگوں کو بتا دیں اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں۔ اگر آپ نے اس میں سے کوئی چیز بھی چھپائی تو آپ نے اپنے رب کا پیغام پہنچانے کا حق ادا نہیں کیا...... اور یقیناً رسول اکرم ﷺ کو جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا، آپ نے پوری طرح پہنچا دیا۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان لگایا ہے...... آج کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کی لوگوں سے حفاظت فرمائے گا اور وہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے۔ آپ کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو رشد و ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو ہدایت کے طلب گار نہیں ہوتے۔ (68) اے رسول (ﷺ)! آپ کہہ دیں کہ اے یہود و نصاریٰ! تمھارے دین کا اس وقت تک کوئی اعتبار نہیں جب تک تم اس پر عمل نہ کرو جو تورات اور انجیل میں ہے اور اس پر عمل نہ کرو جو قرآن میں تم پر اتارا گیا ہے۔ وہ قرآن جس پر ایمان کے بغیر اور اس میں وارد احکام پر عمل کے بغیر تمھارا ایمان کسی صورت صحیح نہیں ہو سکتا۔ آپ کی طرف اتارا گیا یہ کلام اہلِ کتاب کی اکثریت کو سرکشی اور کفر میں مزید بڑھانے کا باعث بنے گا کیونکہ حسد کی جس بیماری میں وہ مبتلا ہیں، اس کا لازمی نتیجہ یہی ہے، اس لیے آپ ان کافروں کے بارے میں غمگین نہ ہوں۔ جو ایمان لا کر آپ کی پیروی کر رہے ہیں وہی آپ کے لیے کافی ہیں۔

فوائد: ❀ یہودی اللہ تعالیٰ کے گستاخ اور بے ادب ہیں، اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو بخیل اور خیر کو روکنے والا کہا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے دو ہاتھوں کا اثبات اور یہ ہاتھ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہیں (جن کی کوئی مثال نہیں)۔ ❀ ان آیات میں اس اختلاف اور دشمنی کی طرف اشارہ ہے جو یہود کے بعض گروہوں کے درمیان پائی جاتی ہے، جو کہ ان کے کفر اور حق سے منہ موڑنے کا نتیجہ ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام پر عمل کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں، جنت میں جانا نصیب ہوتا ہے اور رزق میں فراوانی ہوتی ہے۔ ❀ داعی حضرات کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اہمیت کی حامل اور ذمہ داری سے بَری کرنے والی تبلیغ وہ ہے جو بغیر کسی کمی بیشی کے اور وحی الٰہی میں وارد ہدایات کی روشنی میں ہو۔ ❀ کسی عقیدے کا اس وقت تک کوئی اعتبار نہیں جب تک صاحبِ عقیدہ اپنے اس عقیدے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی دلیل نہ دے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ
رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا
وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ
تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ
وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ
مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ
وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ
ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ
لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى
اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا
رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ
الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾

وقف لازم

(69) بلاشبہ اہلِ ایمان، یہودی، صابی جو بعض انبیاء کے پیروکار تھے، اور عیسائی، ان میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور نیک اعمال کر لے (نبی ﷺ کی بعثت کے بعد صرف وہ عمل نیک ہے جو آپ پر ایمان لا کر آپ کے طریقے کے مطابق کیا جائے) تو انھیں مستقبل کا کوئی خوف نہ ہوگا اور دنیا کے جو فوائد وہ حاصل نہیں کر سکے، ان پر انھیں کوئی غم نہ ہوگا۔

(70) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل سے حق سننے اور اس کی اطاعت کرنے کے پختہ وعدے لیے اور ہم نے ان کی طرف کئی رسول بھیجے تاکہ وہ انھیں اللہ کی شریعت پہنچا دیں لیکن انھوں نے وہ تمام وعدے توڑ دیے جو ان سے لیے گئے تھے اور رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات سے منہ موڑتے ہوئے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے رہے۔ اس طرح انھوں نے بعض رسولوں کو جھٹلایا اور بعض کو وہ قتل کرتے رہے۔

(71) انھوں نے یہ سمجھا کہ ان کے عہد و پیمان توڑنے، انبیاء کو جھٹلانے اور انھیں قتل کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور انھیں اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا لیکن ان چیزوں کا اثر ان کے خیال کے برعکس پڑا جس کا انھوں نے سوچا بھی نہ تھا، چنانچہ وہ حق کے معاملے میں مزید اندھے ہو گئے اور حق تک رسائی نہ پا سکے اور ایسے بہرے ہوئے کہ حق سننے اور قبول کرنے سے بھی محروم ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و احسان کرتے ہوئے ان کی توبہ قبول کی لیکن اس کے بعد پھر ان کی اکثریت حق دیکھنے اور سننے سے اندھی اور بہری ہو گئی۔ اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے، اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں ہے اور وہ ضرور انھیں اس کا بدلہ دے گا۔

(72) یقیناً ان عیسائیوں نے کفر کیا جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ ہی مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے کیونکہ انھوں نے الوہیت کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر دی، حالانکہ مسیح ابن مریم نے خود ان سے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ وہی میرا بھی رب ہے اور تمھارا بھی۔ ہم اس کی بندگی کرنے میں برابر ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھو کہ جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے گا، اللہ نے اس کا جنت میں داخلہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہوگی۔ اللہ کے ہاں کوئی اس کا مددگار اور معاون نہ ہوگا اور نہ اس عذاب سے اسے کوئی بچا سکے گا جو اس کا انتظار کر رہا ہے۔

(73) یقیناً ان عیسائیوں نے بھی کفر کیا جنھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تین کا مرکب ہے اور وہ تین باپ، بیٹا اور روح القدس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس بات سے بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔ اللہ متعدد نہیں ہیں، وہ تو صرف ایک ہی معبود برحق ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اگر وہ اپنی اس نامعقول اور قابلِ نفرت بری بات سے باز نہ آئے تو ایسے کافروں کو دردناک سزا ضرور ملے گی۔

(74) کیا یہ لوگ اپنے اس قول کو چھوڑ کر اللہ کے حضور اس سے تائب نہیں ہوتے اور جس شرک کا انھوں نے ارتکاب کیا ہے، اس پر اس سے معافی نہیں مانگتے؟ اللہ تعالیٰ تو توبہ کرنے والوں کو بے حد بخشنے والا ہے، خواہ وہ کسی بھی گناہ سے توبہ کریں، اگرچہ وہ گناہ اللہ کے ساتھ کفر ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(75) مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی اللہ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہی ہیں۔ ان پر بھی دوسرے انبیاء کی طرح موت آئے گی۔ ان کی والدہ مریم علیہا السلام سچائی کا پیکر اور تصدیق کرنے والی تھیں۔ وہ دونوں (ماں، بیٹا) کھانے کی ضرورت کے پیشِ نظر کھانا کھاتے تھے۔ جنھیں کھانا کھانے کی ضرورت و حاجت ہو، وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں؟ اے رسول (ﷺ)! آپ دیکھیں اور غور کریں کہ ہم وحدانیت کے دلائل کیسے کھول کر ان کے سامنے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی طرف الوہیت کی نسبت کر کے وہ غلو کا شکار ہیں، اس کی تردید ہم کس طرح کرتے ہیں اور وہ اس وضاحت کے باوجود ان دلائل کو کیسے بدل دیتے ہیں؟ آپ پھر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والے ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے وہ حق سے کیسے بہکائے جاتے ہیں؟

فوائد: ❀ عیسائیوں کے الوہیت مسیح کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے ان کے کافر ہونے کا بیان، نیز اس عقیدے کے باطل ہونے کا واضح بیان ہے اور اس سے انھیں توبہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

❀ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کے بشر ہونے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے تمام لوازمات سے انھیں واسطہ پڑتا تھا۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ
وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ
دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ
10 ع 11 14 قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ؑ لُعِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾ كَانُوْا لَا
يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾
تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ
خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ
مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

(76) اے رسول (ﷺ)! غیر اللہ کی عبادت کے معاملے میں ان کا رد کرتے ہوئے ان سے کہیں: کیا تم اس کی عبادت کرتے ہو جو تمھیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ تم سے کوئی نقصان دور کر سکتا ہے؟ وہ تو خود بے بس اور عاجز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عجز اور بے بسی سے پاک ہے۔ اللہ اکیلا ہی تمھاری باتوں کو خوب سننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں ہوتی۔ وہ تمھارے افعال کو خوب جاننے والا ہے، اس پر ان میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

(77) اے رسول (ﷺ)! عیسائیوں سے کہہ دیں: حق کی پیروی کا تمھیں جو حکم ہے، اس میں حد سے آگے نہ بڑھو۔ جن کی تعظیم کرنے کا تمھیں حکم ہے، ان کی تعظیم میں مبالغہ آرائی نہ کرو، جیسے انبیاء علیہم السلام کی تعظیم۔ ان کے بارے میں الوہیت کا عقیدہ نہ رکھو جیسے تم نے اپنے اسلاف میں سے گمراہوں کی تقلید اور پیروی میں عیسیٰ ابن مریم کو معبود قرار دیا، حالانکہ تمھارے ان بڑوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا اور وہ خود بھی راہِ حق سے بھٹکے ہوئے تھے۔

(78) اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ خبر دے رہا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کے کافروں کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا اور انھیں ملعون قرار دیا ہے۔ اس نے اس لعنت کا ذکر داود علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب زبور میں کیا اور عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب انجیل میں بھی کیا ہے۔ یہ رحمت سے دوری اور لعنت ان کے گناہوں کی وجہ سے ہوئی اور اس کا ایک سبب اللہ کی حرمتوں سے تجاوز کرنا بھی تھا۔

(79) وہ ایک دوسرے کو گناہ کے ارتکاب سے نہیں روکتے تھے بلکہ ان کے نافرمان لوگ گناہوں اور معصیتوں کا کھلے عام ارتکاب کرتے تھے کیونکہ انھیں روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے گناہوں سے روکنے کا عمل ترک کر کے بہت برا کیا تھا۔

(80) اے رسول (ﷺ)! آپ ان یہودی کافروں کا مشاہدہ کریں گے کہ ان کی اکثریت کافروں سے محبت کرتی ہے اور انھی کی طرف ان کا جھکاؤ ہے۔ وہ آپ سے اور توحید پرستوں سے عداوت رکھتے ہیں۔ کافروں سے دوستیاں کر کے یہ اپنی آخرت کا بہت برا کر رہے ہیں کیونکہ ایسا کرنا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے اور اسی کی وجہ سے وہ انھیں آگ میں داخل کرے گا جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے اور اس سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔

(81) اگر یہ یہودی اللہ تعالیٰ پر صحیح طرح ایمان لاتے اور اس کے نبی پر اور نبی کی طرف نازل ہونے والی وحی پر ایمان رکھتے تو مشرکوں کو یوں دوست بنا کر ان سے محبت نہ کرتے اور مومنوں کو چھوڑ کر ان مشرکوں کی طرف جھکاؤ نہ رکھتے کیونکہ انھیں کافروں کو دوست بنانے سے منع کیا گیا تھا، لیکن ان یہودیوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اس کی دوستی اور مومنوں کی دوستی سے دور جا رہی ہے۔ (82) اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ سب لوگوں سے بڑھ کر یہود کو اپنے اوپر ایمان لانے والوں کا اور اپنے لائے ہوئے دین کا بڑا دشمن پائیں گے۔ اس کا سبب ان کا کینہ، حسد اور تکبر ہے۔ ان کے علاوہ بتوں کے پجاریوں اور دیگر اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں کو اپنے پیروکاروں اور دین سے سخت عداوت رکھنے والا پائیں گے۔ آپ اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے معاملے میں اور اپنے دین کے بارے میں سب سے زیادہ محبت وقرب کے جذبات رکھنے والا ان لوگوں کو پائیں گے جو اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ اہلِ ایمان سے ان کے قرب اور محبت کا سبب یہ ہے کہ ان میں علماء اور عبادت گزار ہیں اور وہ عجز وانکسار والے ہیں، تکبر کرنے والے نہیں، کیونکہ تکبر کرنے والے کے دل تک خیر اور بھلائی نہیں پہنچ سکتی۔

فوائد: ❀ نقصان دور کرنے اور نفع پہنچانے کی طاقت اللہ کے سوا کسی کے معبود برحق نہ ہونے کے واضح دلائل میں سے ہے کیونکہ جو خود عاجز ہیں، وہ معبود کیسے ہو گئے؟ ❀ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے نیکوکاروں کے بارے میں غلو اور حد سے تجاوز کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ❀ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا لعنت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا باعث ہے۔ ❀ ایمان کی نشانیوں میں سے ہے: اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا اور اسی کی خاطر دشمنی کرنا۔ ❀ اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرنے والوں پر اللہ کا غضب واجب ہو جاتا ہے۔ ❀ یہودیوں اور مشرکوں کی مسلمانوں سے شدید دشمنی اور اس کے برعکس عیسائیوں میں ایسے گروہوں کا موجود ہونا جو اسلام سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام سچا دین ہے۔